عام بول چال میں جو لفظ "قسم سے" بولا جاتا ہے، کیا اس سے شرعاً قسم منعقد ہو جائے گی؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12727

تاریخ اجراء: 26 رجب المرجب 1444ھ / 18 فروری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عام بول چال میں کسی اہم بات میں لفظ "قسم سے" بولتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی شخص کہے کہ "قسم سے میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔" تو کیا اس صورت میں یہ شرعاً قسم ہو گی؟ توڑنے پر کفارہ لازم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قسم کی تین اقسام ہیں (1) **یمین لغو:** اس سے مراد ماضی کی کسی بات پر اپنے خیال کے مطابق سچی قسم کھانا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہو اور وہ سچی قسم نہ ہو۔ (2) **یمین غموس:** اس سے مراد ماضی کی کسی بات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔ (3) **یمین منعقدہ:** اس سے مراد مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانا، یاد رہے کہ فقط اس تیسری قسم یعنی یمینِ منعقدہ کو توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم آتا ہے۔

سوال میں ذکر کردہ الفاظ کا تعلق چونکہ تیسری قسم یعنی یمین منعقدہ سے ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں بلاشبہ ان الفاظ "قسم سے میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔" سے قسم منعقد ہو جائے گی جسے توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا، کیونکہ اللہ عزوجل کا نام لیے بغیر فقط "قسم" کے الفاظ کہنے سے بھی قسم منعقد ہو جاتی ہے۔ اب خواہ کسی شخص نے مستقبل کے کسی کام پر غلطی سے بغیر ارادے کے ان الفاظ سے قسم کھالی جب بھی قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہو گا۔

البتہ یہاں یہ ضرور یاد رہے کہ بعض لوگ ماضی کی بات پر بھی قسمیں کھا جاتے ہیں مثلاً **"قسم سے میں نے فلاں کام نہیں کیا یا فلاں سے بات نہیں کی وغیرہ وغیرہ"** تو اس صورت میں اگر وہ قسم سچی ہوئی تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں

اور بلاضرورت سچی قسم بھی اٹھانے سے بچنا چاہیے، اور اگر جھوٹی قسم اٹھائیں تو جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھانا سخت گناہ کا کام ہے اس کی شدید مذمت احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے لیکن بہر صورت ماضی کی کسی بات پر کھائی گئی قسم پر اصلاً کفارہ لازم نہیں۔

اللہ عزوجل کا نام لیے بغیر فقط قسم کے الفاظ سے بھی قسم منعقد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(و) القسم ایضاً بقوله علی (یمین او عهد وان لم یضف) الی اللہ تعالیٰ اذا علقه بشرط، مجتبی" یعنی اسی طرح ان الفاظ سے بھی قسم منعقد ہو جائے گی کہ مجھ پر قسم ہے یا عہد ہے اگرچہ وہ اسے اللہ عزوجل کی طرف منسوب نہ کرے جبکہ وہ اسے کسی شرط پر معلق کرے "مجتبی"۔

اس عبارت کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: "قوله (اذا علقه بشرط) ای: بمحلوف علیه حتیٰ یکون یمیناً منعقدة" یعنی شارح کے اس قول (اذا علقه بشرط) سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ان الفاظ کو محلوف علیہ پر معلق کرے یہاں تک کہ وہ یمین منعقدہ ہو جائے۔" (ردالمحتار مع درالمختار، کتاب الایمان، ج05، ص510، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

فتاویٰ قاضی خان میں ہے: "لو قال علیه یمین ان لا یفعل کذا یکون یمیناً" یعنی جب کوئی شخص یوں کہے کہ اس پر قسم ہے کہ وہ فلاں کام نہیں کرے گا تو یہ قسم ہو گی۔ (فتاوی قاضی خان، کتاب الایمان، ج01، ص533، مطبوعہ کراچی)

جوہرہ نیرہ میں ہے: "**اذا قال علی یمین** او یمین اللہ علی **فهو حالف** لانه صرح بایجاب الیمین علی نفسه والیمین لا یکون الا باللہ تعالیٰ" یعنی جب کوئی شخص کہے کہ مجھ پر قسم ہے یا اللہ عزوجل کی قسم مجھ پر ہے تو وہ حالف ہو گا، کیونکہ اس نے اپنے اوپر قسم لازم کرنے کی صراحت کی ہے اور قسم صرف اللہ عزوجل ہی کے نام کی ہوتی ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الایمان، ج02، ص276، مطبوعہ کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: "**ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے** حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ **مجھ پر قسم ہے۔**" (بہارِ شریعت، ج02، ص301، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قسم کی تینوں اقسام بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "قسم کی تین قِسم ہے (۱) غموس۔ (۲) لغو۔ (۳) منعقدہ۔ اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی

کہ نہیں آیا اور وہ آ گیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقۃً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اوس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آ گیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔" (بہار شریعت، ج02، صفحہ 299-298، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یمین منعقدہ توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ومنعقدة وهو أن يحلف على أمر في المستقبل أن يفعله أو لا يفعله وحكمه لزوم الكفارة عند الحنث" یعنی قسم کی تیسری قسم یمینِ منعقدہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مستقبل کے معاملے پر قسم کھائے کہ اس کو کرے گا، یا نہیں کرے گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے پر کفارہ لازم ہو جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الایمان، ج02، ص52، مطبوعہ پشاور)

درِ مختار میں ہے: "(منعقدة وهي حلفه على) مستقبل (آت وفيه الكفارة فقط ان حنث)" یعنی یمینِ منعقدہ آنے والے وقت (زمانہ مستقبل) پر حلف اٹھانا ہے اور اس قسم کے توڑنے پر صرف کفارہ لازم ہوتا ہے۔ (رد المحتار مع در المختار، کتاب الایمان، ج05، ص496، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**اگر آئندہ کے لئے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام** کروں گا یا نہ کروں گا **تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔۔۔ یمینِ منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا۔۔۔۔** غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہو گا۔" (بہارِ شریعت، ج02، ص300-299، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

ماضی کی کسی بات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کفارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔" (فتاویٰ رضویہ، ج13، ص611، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net